مکتوب بنام مدیر

حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی صاحب
شیخ الحدیث ٹنڈو الہ یار سندھ

غالباً اسلام میں پہلا واقعہ

سقوطِ مشرقی پاکستان

مشرقی پاکستان کے المیہ کے بارے میں اپنے تاثرات کیا عرض کروں، میں وہاں ڈھاکہ میں تقریباً ۱۵، ۱۶ سال رہا ہوں۔ میرا اپنا قائم کیا ہوا مدرسہ جامعہ قرآنیہ لال باغ ڈھاکہ میں ہے۔ میرے شاگرد اور متعلقین وہاں بہت ہیں مجھ پر مشرقی پاکستان کے بھارت کے ہاتھ میں جانے کا جتنا بھی صدمہ ہو کم ہے۔ ۱۹۵۴ء میں مشرقی پاکستان میں مسلم لیگ۔ اور عوامی لیگ میں الیکشن ہوا تھا جس میں عوامی لیگ کامیاب ہوگئی۔ مسلم لیگ کو شکست ہوئی۔ میں اس وقت مدرسہ عالیہ ڈھاکہ میں مدرس اوّل تھا۔ ساڑھے سات سو روپیہ تنخواہ پاتا تھا، مگر عوامی لیگ کی کامیابی سے مشرقی پاکستان سے میں دل برداشتہ ہوگیا۔ ۱۹۵۴ء میں حج کو گیا۔ حج سے واپس ڈھاکہ آیا اور ڈھاکہ سے اکتوبر ۱۹۵۴ء میں مغربی پاکستان دارالعلوم الاسلامیہ ٹنڈو الہ یار میں چار سو روپیہ تنخواہ پر چلا آیا۔ پرنسپل مدرسہ عالیہ ڈھاکہ نے بہت کہا کہ میں مدرسہ عالیہ کو نہ چھوڑوں میں نے کہا کہ قاعدہ سے مجھے ریٹائر ہو جانا چاہیئے کیونکہ پچپن سال سے زیادہ عمر ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم آپ کے لئے توسیع کرا دیں گے۔ علماء حدیث کیلئے ایسا ہوتا رہا ہے۔ مولانا محمد حسین صاحب سلہٹی دس سال پہلے پچپن سال کے ہو چکے تھے مگر برابر توسیع دی جا رہی ہے آپ کے بھی قویٰ اچھے ہیں۔ آپ کو توسیع ضرور دی جائے گی۔ مگر میں نے کہا کہ اب دل برداشتہ ہو گیا ہوں، اب تو مغربی پاکستان ہی جانے دیا جائے۔ چنانچہ اب ۱۷ سال سے ٹنڈو الہ یار کے دارالعلوم الاسلامیہ میں قیام ہے۔ اسوقت جب عوامی لیگ، کامیاب ہوئی میں حج کو چلا گیا تھا۔ وہاں ایک عالم بزرگ کا خط ملا۔ کہ مشرقی پاکستان میں بڑا سخت طوفان آیا ہے۔ دعا کیجئے یہ عالم بزرگ عوامی لیگ کے حامیوں میں سے ہے۔ میں نے مکہ ہی سے جواب لکھا۔ اے بادِ صبا ایں ہمہ آوردۂ تست۔ مولانا یہ سخت طوفان اور بلا آپ ہی کی لائی ہوئی ہے۔ آپ نے عوامی لیگ کو کامیاب کیا، اسکے یہ آثار ہیں، آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا۔ پھر اس کے بعد بھی سخت طوفان آئے اس کے بعد ۱۹۷۰ء میں الیکشن ہوا جس میں انتخاب مخلوط نے عوامی لیگ کو کامیاب کیا۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ سب کے سامنے ہے کہ مشرقی پاکستان بھارت کے قبضہ میں چلا گیا۔ بانوے ہزار فوج نے ہتھیار ڈال دئے۔ یہ غالباً اسلام میں پہلا واقعہ ہے۔ مگر سنا گیا ہے کہ ہماری فوج نے ہتھیار نہیں ڈالے جنرل نیازی برابر ہتھیار ڈالنے سے انکار کرتا رہا اور فوج بھی انکاری تھی مگر ان کو ایوان صدر نے ہتھیار ڈالنے پر مجبور کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اضافے: ۱۔ مضمون حسب ارشاد ارسال کر چکا ہوں، اس میں ابتداء میں، جہاں میں نے مشرقی پاکستان سے اپنے تعلقات کا ذکر کیا ہے، وہاں اتنا اور بڑھا دیجئے گا کہ ۱۴؍ اگست ۱۹۴۷ء مطابق آخری جمعہ ۲۷؍ رمضان المبارک کو ڈھاکہ میں پرچم پاکستان میں نے ہی لہرایا تھا۔ اور سلہٹ ریفرنڈم کی کامیابی اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھ پر رکھی تھی۔ ڈھاکہ جب تک رہا وہاں کے حکام اور وزراء میرا بہت احترام کرتے تھے۔ ڈھاکہ گویا میرا گھر بن گیا تھا۔ میں حالانکہ اب لمبے سفر سے معذور ہو گیا ہوں۔ مگر ڈھاکہ جانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا جب وہاں کے احباب نے بلایا میں بے تکلف چلا گیا۔ وہاں کے سفر سے انشراحِ خاطر ہوتا تھا۔

۲۔ میرے مضمون پر یہ سوال ناظرین کے ذہن میں پیدا ہوگا کہ عوامی لیگ کی کامیابی سے میرا دل مشرقی پاکستان سے برداشتہ کیوں ہوا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ بنگالی غیر بنگالی اور اردو دشمنی عوامی لیگ نے پیدا کی، ورنہ میں سولہ سال بنگال میں رہا۔ بنگالیوں نے ہمیشہ ہماری اردو تقریر شوق سے سُنی۔ بعض میں ترجمہ بھی بنگلہ میں ہوتا تھا مگر ترجمہ کا تقاضا نہیں ہوتا تھا۔ عوامی لیگ کے کامیاب ہونے کے بعد دس پندرہ منٹ اردو تقریر ہوئی اور آوازیں آنے لگیں بنگلہ بولو۔

عوامی لیگ نے علماء سے نفرت پھیلائی اس کا نعرہ تھا مولانا گول ٹوپی نہیں چاہئے۔ یہ علماء کا لباس تھا جس سے بیزاری ظاہر کی گئی۔ پھر چاٹگام میں غیر بنگالی مسلمانوں پر حملہ کیا گیا —— ڈاکٹر خورشید بدر جو کاغذ بنانے کا ماہر تھا، قتل کیا گیا۔

—— ظفر احمد عثمانی ——

پی۔ سی۔ ٹی مارکہ

بہترین مضبوط سائیکل

پاکستان میں سب سے اعلیٰ اور معیاری

بٹ سائیکل سٹور نیلا گنبد لاہور —— فون 65309